رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ١١ اکتوبر سنہ ١٩١٢ء | نمبر ۴۱

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱/

اُردو کی دوسری کتاب ۲/

اُردو کی تیسری کتاب ۳/

اُردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳/

رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ۵

فارسی اُردو کا قاعدہ ۲ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ١٨٦٧ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح: خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱ﷲ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۲ﷲ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۳ﷲ
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۳ﷲ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	عہ
چوتھائی کالم	صہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	ورعہ
پورا کالم	للعہ	ورعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ماہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول ۔ من تصنیف ایڈورڈ وا ے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے پر تاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی ۔ من تصنیف قاضی میر محمد کونجی ۔ فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس ۔ من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی ۔ پادری ہنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی ۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیئے جاتے ہیں ۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو ۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا ۔ فارسی ۔ اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی ۔ قیمت ۴ر ۔ اُردو ۸ر ۔ اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے ۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۔ ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر ۔ ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر ۔ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ، کتاب کی قیمت صد ہا گُنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی ۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل ۔ فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار ۔ فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری ۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ ۔ رومن اُردو ۸ر ۔ فارسی اردو ۴ر +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے ۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت بیمار داران ۔ یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے ۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لیئے سندی کتاب ہے ۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۱۲ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای ۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی ۔ ایل ۔ ایس بذریعہ وی ۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۱۱ اکتوبر ۔ سنہ ۱۹۱۲ء

گلدستہ اخبار

بمبئی گورنمنٹ نے انتظام کیا ہے کہ چند میونسپلٹیوں میں ایک چونگی کے عوض ایک اور ٹیکس جاری کیا جاوے ۔ کیونکہ چونگی میں بہت دقتیں ہیں اور تجارت کو بھی نقصان پہونچتا ہے ۔

برٹش وار آفس نے ہوائی جہازوں کا امتحان کرکے کیڈی سی بائی پلین کو ۵ ہزار روپیہ انعام دیا ۔ اور دیپارڈوسن سو نو پلین کو ۳ ہزار اور کیڈی سی بائی پلین کو چندہ ہزار روپیہ دیا یہ برٹش ساخت کا ہے ۔ علاوہ ازیں برٹش ساخت کے اور تین سونو پلین کو پانچ پانچ سو پونڈ دیا ۔

فاگسن جو کہ ایک ہوائی جہاز کا چلانے والا تھا قدرتی طور سے بچ گیا وہ ۵۰ فٹ کی اونچائی سے مثل ایک مردہ چڑیا کے گرا ۔ لیکن بالکل چوٹ نہ آئی ۔ کیونکہ وہ سر کے بل گرا اور مضبوط ٹوپی نے اُسے بچالیا ۔ یہ ہوائی جہاز بالکل ٹوٹ گیا ۔

بنگال میں اب کے ملیریا بخار سے بہت اموات ہوئیں پچاس ہزار آدمی پچھلے سال سے زیادہ مرے ۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں نے کونین کے فائدوں کو اچھی طرح سے معلوم نہیں کیا ۔ بہت سے شہروں میں جہانگہ لوگوں نے اس مفید دوا کا استعمال کیا نہایت تسلی بخش نتائج ظہور میں آئے اور اموات کا بھی شمار کم ہوا سب کو چاہئے کہ خود اس دوا کا استعمال کریں اور دوسرں کو بھی بتادیں تاکہ وہ بھی اس سے فائدہ اُٹھادیں ۔

مسٹر ایس ۔ ایف کاڈی کو ایک سونے کا تمغہ ملا آپ ہوائی جہاز چلانے والے ہیں ۔

برلن شہر کے بازار میں ایک ایسی گھڑی لگائی گئی ہے کہ جو ہر پندرہ منٹ کے بعد بڑی صفائی سے انسانی آواز میں پکار کر وقت بتاتی ہے ۔

آنڈ بانسنڈے سکول یونین کے جنرل سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سنہ ۱۹۱۳ء میں تین اشخاص کی ایک کمیشن ولایت سے ہندوستان میں آنے والی ہے جو سنڈے اسکول کے متعلق تمام مشکلات اور ضروریات پر غور کریگی ۔

یو ۔ پی مشن کا مدرسہ علم آلہی اس ماہ میں بمقام گوجرانوالہ کھلجاویگا جس کے نئے عمدہ عمارتیں اب طیار ہو گئی ہیں ۔ اس کے پروفیسر پادری رابرٹ سٹیورٹ صاحب ڈی ڈی ایل ۔ ایل ڈی پرنسپل ہیں ۔ اور پادری ٹی ایل سکاٹ صاحب ڈی ۔ ڈی اور پادری ہسوبل صاحب صاحبان پروفیسر مقرر ہوئے ہیں ۔ پادری ہسوبل صاحب کا خرچ سنڈے سکول والے اُٹھاتے ہیں ۔

خوشی کی بات ہے کہ ڈاکٹر پنیل صاحب مرحوم کی جگہ سی ۔ ایم ۔ ایس کے مشہور پادری ڈگرم صاحب بعہ اپنی بیم صاحبہ کے آگئے ہیں ۔

امیر کابل سرحد باجور و چترال پر ایک جدید چھاؤنی قایم کرنا چاہتے ہیں ۔

بمبئی میں تین پرتگیزیوں کو فوراً انگریزی علاقہ سے نکلجانیکا حکم دیا گیا ہے ۔

ایشاپور (متصل کلکتہ) روئی کے ایک بڑے کارخانہ میں سخت آتشزدگی سے سب کچھ جلکر خاک ہو گیا ۔

افواہ ہے کہ بلقانی تمام ریاستوں نے معاہدہ کر لیا ہے ۔ کہ مقدونیہ میں ٹرکی کو مجبور کرکے سیلف گورنمنٹ قایم کروائی جاوے ۔

اٹلی اور ٹرکی میں ابھی ابھی تک مصالحت کے متعلق کوئی تصفیہ نہیں ہوا بلکہ صورت معاملات دن بدن سنجیدہ اور خراب ہوتی جاتی ہے ۔

۳۰ ۔ ستمبر ۱۹۱۲ء کو عربوں اور ترکوں نے اطالوی مورچوں پر حملہ کیا مگر سخت نقصان اُٹھا کر شکست پائی ۔

بحیرہ روم کا انگریزی بیڑے کا مشہور جہاز اسکندریہ میں رہا کریگا ۔

گورنمنٹ ہند بھی ہندوستان کے مسافر جہازوں پر بے تار برقی آلات لگانے پر زور دینے والی ہے جسکے قواعد عنقریب مرتب کئے جائینگے ۔

اخبار کی بہار

ہفتہ گزشتہ میں جاپان کی برباد کن طوفان اور آندھی کی آفت نے جو نقصان پہونچایا ہے۔ وہ بے اندازہ بیان کیا جاتا ہے سینکڑوں جانیں ہلاک ہو گئیں اور ہزاروں لوگ بے گھر ہو گئے اور یہ آفت طوفان ایسی سخت تھی کہ اس نے گھروں کو از حد صدمے پہونچائے اور اُس کی سختی یہاں تک بیان کی گئی ہے کہ جنگل اور بیابان کے درخت معدوم ہو گئے۔ اور زمین کی شکل بھی کچھ کی کچھ ہو گئی۔ اور لکھا ہے کہ اس طرح کا طوفان دو سو برس کے عرصہ سے اس ملک میں نہیں آیا تھا۔ قسم قسم کی آفتیں اس دنیا پر اب نازل ہو کر ظاہر کر رہی ہیں کہ اب دنیا کا خاتمہ عنقریب ہے۔

رنگون کے ایک سوداگر نے جاپان سے کچھ چٹائیاں منگوائی تھیں جن پر کلمہ شریف لکھا ہوا ہے مسلمانوں نے سوداگر کے خلاف نالش کر دی ہے کیونکہ چٹائیوں پر کلمہ ہونے اور اُسکے پیروں کے نیچے آنے سے ایک مذہبی توہین متصور ہے۔

کلکتہ میں ایک لڑکا اپنی ماں کا خون کرنے کے جرم میں گرفتار ہوا ہے۔ یہ کوکین کا عادی تھا۔ ماں سے کوکین کے لئے پیسہ مانگا۔ اور جب اُس نے نہ دیا تو بیٹے نے ماں کو اتنا مارا کہ وہ جانبر نہ ہو سکی۔

گزشتہ جمعہ کو ولایتی ڈاک کا جہاز بمبئی پہونچا تو اُس میں کلکتہ اور رنگون جانے والے دس ترجسٹرڈ پارسلوں کی تھیلیوں کی مہریں شکستہ پائی گئیں اور تین پارسل نہ دارد معلوم ہوئے۔ افسران ڈاک و سارجنٹ مسافر سب جہاز پر روک لئے گئے۔ اور اُن کی تلاشی لی گئی۔ مگر نہ مال برآمد ہوا نہ چوروں کا پتہ لگا۔

چانڈو بازوں کی درخواست جو حضور وائسرائے کی خدمت میں پیش کی گئی ہے۔ نہایت مضحکہ خیز اور پرلطف ہے چانڈو پینے والوں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کر دیا ہے کہ برائے خدا ہمیں ہماری حالت پر چھوڑ دیا جاوے کیونکہ چانڈو ہمارے لئے بہشت کی کنجی ہے۔ ہم دنیا کے پیچیدگیوں و فکروں سے آزاد ہیں۔ اور کسی سے کچھ نہیں کہتے سنتے پس ایسی کوئی قانونی کارروائی نہ کی جائے جس سے ہماری چانڈو بازی میں فرق آجائے۔

طرابلس میں اطالویوں نے دس گھنٹہ کی سخت لڑائی کے بعد نخلستان زنزور پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس معرکہ میں ۲۰۰ اطالوی قتل ہوئے روما کے ۱۹ ستمبر کے تار نے یہ خبر دی ہے۔ جنگ زنزور کے متعلق لنڈن سے ۲۳ ستمبر کا تار مظہر ہے کہ ایک دفعہ اطالویوں کی حالت نہایت نازک ہو گئی تھی۔ نہایت سخت مقابلہ کے بعد اطالویوں نے دشمن کو پسپا کیا۔ ۱۸ ستمبر کے معرکہ درنہ کے بعد اطالویوں نے ۱۲۳ لاشے دفن کئے غنیم کے مقتولوں کے تھے۔

ہمعصر ایک تسطراز ہے کہ مسز آرنبیل ہی۔ وٹ لگلر مسوپیل گیمٹی نے حال میں وفات پائی ہے۔ لیکن اُس کی بیوہ نے قبل از وقت کہا کہ میں جیتے جی کبھی خاوند کو مرنے نہیں دونگی۔ اور نہ بیوہ ہونگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مسز وٹ اپنے خاوند سے پہلے وفات پا گئی۔ (ہندوستانی)

آجکل شرقی بنگال میں جعلی سکوں کا بڑا رواج ہو رہا ہے۔ خوشا کہ حکام ان کے انسداد کی کوشش میں کوشاں ہیں۔

ڈھاکہ میں یونیورسٹی کا کام خاطر خواہ دو سال میں پورا ہوگا۔ ولایت سے بھی چانسلر اور ۲۵ کے قریب یوروپین پروفیسر طلب کئے جائینگے۔

بنگلور کے لیڈی کرزن ہسپتال میں مسز سوٹن پر کلوروفارم سنگھا کر عمل جراحی کیا گیا تھا۔ ہر چند اس کو ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی لیکن جانبر نہ ہو سکی۔

ملک جرمنی کا ایک شخص ایل و دہمیر نامی جو تصویریں چھاپنے کا کام کرتا ہے۔ ہستو درسپیر ٹنگ سے ۲۲ ہزار روپیہ کا معاوضہ قرار داد کر کے تمام دنیا کا پیدل چکر لگانے کے لئے ۵ نومبر ۱۹۱۱ء کو ہانوور واقع ملک جرمنی سے روانہ ہوا تھا۔ اور آسٹریا رومانیا سرویا۔ ٹرکی۔ عرب ایران اور بلوچستان ہوتا ہوا ہفتہ گزشتہ کو براہ کراچی و بمبئی کلکتہ پہونچا ہے۔ اس وقت تک ۱۵ ہزار کیلومیٹر کا سفر ۱۰½ ماہ میں کر چکا ہے۔ یہاں سے برہما سیام۔ چین۔ جاپان امریکہ شمالی اور جنوبی ہوتا ہوا جبرالٹر جائیگا اور وہاں سے سپین۔ فرانس اور انگلینڈ کا سفر کر کے واپس ہانوور پہونچ جائیگا۔

گاہیٹر دار تعیناٹ کمپنی نے اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کو ۱۵ ہزار سلیپر دینے کا ٹھیکہ لیا ہے۔

ترکستان کی طرف سے حکم نکلا ہے کہ کل عیسائی جبراً نوجی خدمات میں اٹھائیس برس کی عمر سے پینتالیس برس کی عمر تک رہیں۔

چین کے مشنری اور مسیحی مذہب کی قدردانی اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہاں کے بادشاہ نے انگلش بپٹسٹ بورڈ کے ایک مشہور مشنری سے اپنے بیٹوں کی تعلیم اور سکول کی نگرانی کا ذمہ اٹھانے کی التماس کی ہے۔

مخزن مسیحی رقمطراز ہے کہ آج تین اشخاص نے نبی ہونے کا دعوے کیا ہے۔ یعنی مسٹر پیگاٹ نے ولایت میں دھوم مچا رکھی ہے کہ آئیو الاسیح میں ہوں۔ امریکہ میں مسٹر ڈوی نے اپنے تئیں ایلیاہ ثابت کیا ہے۔ اور ہند میں مرزا غلام احمد نے اپنے آپکو مسیح موعود ثابت کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔

گزشتہ ۱۷ ستمبر کو برہما آئیل کمپنی کے ذخیرے واقع جنیگ یانگ میں بجلی پڑنے سے دس لاکھ گیلن تیل ضائع ہو گیا۔

گزشتہ سال برٹش ہندوستان میں ۹۷۷ آدمیوں کو پھانسی دی گئی تھی۔ صرف ممالک متحدہ میں ۱۴۸ شخصوں کو دار پر کھینچا گیا تھا۔

ریاست گوالیار کی جانب سے حکم دیا گیا ہے۔ ہر ایک مرہٹہ بچہ کو جس کی عمر سات سال کی ہو۔ لازمی طور پر مدرسہ میں جانا ہوگا۔





اڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے

نمبر ۹

جب گنہگار اس عجیب طریقے فضل و بخشش سے بچایا گیا تو اب اُس کو فضل پر فضل عنایت ہوتا جاتا ہے۔ اور وہ دنیا میں رہ کر ایک خاص خدمت یعنے دوسری گمراہ روحوں کے بچانے کے کام میں مشغول کیا جاتا ہے۔ اور یہ ایک مبارک شغل ہے جس میں حصہ لیکر ایماندار اپنی نجات یافتہ زندگی کا اثر ڈالکر دوسروں کو فایدہ پہونچانے والا بنجاتا ہے۔ اور مرتے دم تک بہت قسم کے دینداری کے کاموں سے اُس کی زندگی پھلدار نظر آتی ہے۔ جسکا عمدہ نقشہ راقم زبور اس حمد کی بھری ہوئی کتاب کے پہلے باب میں اُتار کر دکھلاتا ہے۔ کہ نجات یافتہ شخص اُس درخت کی مانند ہے جو نہر کے کنارے لگا ہو جس کے پتے مرجھاتے نہیں پر وہ اپنے ہر ایک کام میں پھلتا اور پھولتا رہتا ہے جس سے نجات کی بھاری شادمانی سے مراد ہے۔ آہ کیسی مبارک حالت اور کیسی خوش باش زندگی جس کی رونق کی شال دنیا میں ہرے بھرے درخت کی خوشنما اور دلشاد صورت سے آسمانی خوشی اور راحت کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے رکھ دیتی ہے۔ اور یہ نہ صرف خیالی اور بناوٹی شال ہی ہے۔ پر اس کی اصلیت ہے اور وہ زمانہ جلد نہیں پر آخر کار ضرور آنیوالا ہے۔ کہ جب ایسے نجات یافتہ ایماندار اپنی دلکش رونق میں ستاروں کی طرح چمکینگے۔ اور ابدی زندگی کی بیش بہا نعمتوں کو حاصل کرکے خوش و خرم ہونگے۔ جہاں پھر کسی قسم کی تکلیف انکو نہ ہوگی۔ بلکہ لکھا ہے کہ خدا اُنکی آنکھوں سے دنیاوی تکلیفات کے آنسو پونچ ڈالیگا اور وہ ہمیشہ خدا میں مسرور رہینگے۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۱

۱۳ محبت کا جاتا رہنا۔ یہ وہ پیشینگوئی ہے کہ لکھا ہو کہ آخری زمانہ میں بے دینی کے بڑھ جانے سے محبت جاتی رہیگی۔ اور یہ بات ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ غرض محبت تو دیکھنے میں آتی ہے اور اپنی مطلب براری کے لئے کسی دنا کس کچھ وقت کے لئے بناوٹی اور ریا کاری کی محبت دکھلاتا ہے پر جب وہ مطلب نکل چکا تو بس پھر کیا تھا فوراً آنکھیں بدل لیں۔ یہ حال آجکل کی محبت کا ہے۔ محبت کے گھٹ جانے کی بہت سی شالیں ہمارے سامنے روز بروز اس آخری زمانہ میں آتی ہیں حتی کہ والدین اور بہن بھائیوں اور قریبی رشتہ داروں کی صدہا شالیں ہم روز دیکھتے ہیں کہ ان رشتوں میں سخت قسم کی دشمنیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ اب زیادہ قتل اور کشت و خون کی واردات ان ہی نزدیکی قریبی رشتوں میں سنی جاتی ہیں۔ باپ بیٹے کو قتل کرتا ہے اور بیٹا باپ کو اور بھائی بہن کو اور بہن بھائی کو مروا ڈالتی ہے تو پھر دوسرے دور کے رشتوں کا اس سے ہی اندازہ لگا لو کہ کیا حال ہوگا جب حقیقی اور نزدیکی رشتہ داروں کی محبت کا یہ حال ہو تو پھر دوسروں اور غیروں سے محبت کیا ہوگی؟ غرض اس سے یہ ہے کہ محبت نہ صرف کم ہوگئی۔ پر اگر سچ پوچھو تو بالکل وہ محبت جو پہلے وقتوں میں تھی نہیں رہی۔ پر مطلب براری کی ظاہرا محبت نے قسم قسم کی خرابیوں میں لوگوں کو ڈالدیا ہے اور سچی اور بے ریا محبت تو نام و نشان کو جہاں میں نظر نہیں آتی۔ اور اسلئے سب لوگ محبت کا گھٹ جانا دیکھکر کہنے لگتے ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے۔ اب محبت نہ رہی اور کسی پر اعتبار کیونکر ہو۔ زمانہ میں جب محبت نہ رہی تو پھر قسم قسم کے جرائم اور فعل شنیع کیوں ترقی نہ کریں؟

ہمعصر آرمی نیوز مطبوعہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء میں "دل آزاری" کے عنوان سے ایک نوٹ درج ہوا ہے جس میں تحریر ہے کہ ایک ہمعصر نے اورنگ زیب کی نسبت لکھا ہے کہ جس سے ہنود کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اور ایک دوسرے ہمعصر نے ایسا لکھا ہے کہ جس سے اس کے کارنمایاں کا نقشہ بخوبی کھلتا ہے۔ اور اب چند روز سے ایک نئی بات پیدا ہوئی ہے۔ کہ بعض مسلمان اخباروں نے اورنگ زیب کو بڑے عالی ناموں سے نامزد کرنا شروع کیا ہے۔ ہم کو افسوس آتا ہے کہ روشنی کے زمانہ میں لوگ کیوں حقیقت کو بھی کریدکر ہیرے کے بڑے کام کرنے والوں کی تعریف میں بے فایدہ ناحق کی خامہ فرسائی کرنے سے سوئے ہوئے فتنے برپا کرتے ہیں۔ جب ہم اس امن اور چین کے مبارک زمانے کے مزے لے رہے ہیں تو ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ایسے بُرے زمانہ کے لوگوں اور ان کی ضد اور دشمنی کی خلاف از شرع و عقل باتوں سے آپس میں رنجش بڑھا دیں ہر حسب باد اباد لیکر ہم کو اپنے اس زمانہ کی مبارک حالی کے لئے باری تعالیٰ کی درگاہ میں شکر کے آواز سے بلند کرتے ہوئے سرکار دولتمدار کی سلطنت کے زیر سایہ اتفاق اور ملاپ کے قائم کرنے والی تحریروں سے آپس کے میل و موافقت کو بڑھانے کی کوشش کرنا چاہئے نہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ باہمی نفاق اور دشمنی کے سامان گذشتہ تاریکی کارناموں کی بے رحمانہ سرگذشتوں کی بناپر پیدا کرنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے سوا دونوں قوموں کی سخت مخالفت پیدا ہونے کے اور کچھ حاصل نہیں ہے جسکا نتیجہ بہت بُرا ثابت ہوا ہے۔ اور آئندہ ثابت ہوگا۔ جو جو فایدے میل و موافقت میں ملتے ہیں وہ مخالفت اور دشمنی میں ہرگز نہیں ملسکتے اس لئے ہماری رائے ہے کہ ہمارے ہنود اور محمدی معاصرین جن پر پبلک کے نقصوں کو دور کرنے کا فرض ایک بار کی طرح پڑا ہوا ہے۔ خود اس بے فایدہ کام سے نقصان دینے کا ذریعہ نہ بنیں۔

ہمعصر ریویو آف ریلیجنز نام سے تو ظاہر کرتا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب کا ریویو کرتا ہوگا۔ مگر در حقیقت سچ پوچھو تو وہ

ہمیشہ بائبل و ہوکر عیسائی مذہب ہی کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ اپنے ہر ایک ایشو میں دین عیسوی کی مخالفت کے لئے ہمہ تن مصروف ہوکر اپنا تمام زور دین عیسوی کی بیخ کنی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اور جو کچھ تحریرات اب تک اس میگزین سے نکل چکی ہیں اور نکل رہی ہیں وہ بجز کسی نہ کسی غلط فہمی پر مبنی ہو کہاں تک ہم اس اپنے مخالف میگزین کو جواب دیں؟ اور جب جواب دیا جاتا ہے تو وہ صدائے برنخاست کا مصداق بن جاتا ہے۔ ہم اپنے ہمعصر کو صرف یہ جتانا چاہتے ہیں کہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ دیگر لوگ بھی کچھ عقل و فہم رکھتے ہیں اور ان کے پاس بھی اس کی قسم قسم کی لن ترانیوں اور بے فائدہ تحریرات کا ضرور جواب ہوگا۔ اور اس کو اپنے زعم میں کس قدر حق کا پاس ضرور کرنا چاہئے کیا ہوا کہ وہ ایک ہمارا مخالف فریق ہی سہی۔ مگر جو کچھ لکھنا چاہئے وہ کسی صداقت اور راستی کی بنا پر ضرور ہونا چاہئے۔ ورنہ ناحق اپنے کاغذات کالے کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ کہیں توراۃ بائبل کا مضمون درج ہے۔ کہیں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کا مضمون درج ہے اور جب اسکو بخوبی غور سے پڑھو تو اس میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ محض غلط فہمی بھری ہوتی ہے۔ اور جب ہم کسی مضمون کا جواب دیتے ہیں تو ایڈیٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے بے شمار مضامین نکلتے ہیں جنکا کچھ جواب نہیں دیا جاتا! کیا یہ طریقہ سچ اور راستی کو پرکھنے کا ہے؟ ہرگز نہیں ہر سیلاب کو دیکھکر مضامین لکھنے ضروری ہیں۔

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۲ء میں "زمین کی عمر ویدک اصولوں کی فتح" کے عنوان سے ایک نوٹ درج ہوا ہے جس میں دکھلایا گیا ہے کہ ویدک سائنس اور مذہب دو علیحدہ علیحدہ علوم ہیں۔ ان دونوں کو ملانا اور ایک میں سے دوسرے کی نسبت راست اور ناراست ٹھہرانے کی کوشش کرنا فضول ہے۔ کیونکہ خاص امر غور طلب یہ ہے کہ سچے مذہب کا بانی خدا ہے۔ اور سائنس کا موجد انسان ہے۔ سچا مذہب ہمیشہ کا ہے اور لاتبدیل ہے اور اس کے مقابل سائنس

+ ایک مکمل سائنس ہے جسکو آہستہ آہستہ مغربی لوگ مان رہے ہیں؟ ہم کو اس کی نسبت صرف اتنا کہنا ہے کہ ہمعصر کو خاص خود کے احسانات پر لحاظ کرنا چاہئے

انسانی و روحانی ہوکر ہر ایک انسان کی ہدایت اور تعلیم کے لئے لازم اور ضروری ہیں۔ سائنس کے مسئلے اور مسایل ہمیشہ تبدیل ہوتے اور بدلتے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ انسانی خیالات کے عجیب کرشمے ہیں جن میں استقامت نہیں ہے۔ آج ایک عالم کچھ بیان کرتا ہے۔ اور کل اُس سے بڑھکر ایک دوسرا عالم اسکو جھٹلا دیتا ہے۔ علم سائنس اور فلسفہ کی کتابوں کو دیکھو کہ ان میں کہاں تک اختلافات خیالات کے گڈھے نظر آتے ہیں اور گذشتہ زمانوں کے عالم اور سائنسدان لوگوں کے بیانات کا اندازہ لگاؤ تو ایک بیّن فرق معلوم ہوگا۔ اور گذرے زمانوں سے اب حال کے زمانوں میں کس قدر ترقی سائنس اور دیگر علوم میں ہوگئی ہے۔ اور اب وہ باتیں معلوم ہوئی ہیں جو آگے ہرگز ہرگز معلوم نہ تھیں۔ یہ تمام باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ سائنس جو محض انسان کی تفسیر ہی ہے۔ کوئی الہامی بات نہیں ہے اس لئے وہ مستند نہیں ٹھہر سکتی جیسا کہ راست مذہب ہو اور نہ جائے۔ سناتن دھرم ہی کے خیالات کے بموجب آجکل کے آریہ صاحبان کے خیالات کا اگر مقابلہ کیا جاوے تو آسمان و زمین کا فرق ہے۔ مذہبی خیالات سچے مذہب کی تعلیم کے بھاری اور روحانی الہام کو سمجھ کر اگر غلطی کریں تو وہ ہمارے لئے سند نہیں ہوسکتے۔ وہ تو خدا کی ہستی کے بھی انکاری ہوتے جاتے ہیں۔ تو پھر کہا آپ کیوں اس کی تقلید نہیں کرتے؟ ایسی باتوں سے کوئی صداقت کی دلیل نہیں نکل سکتی۔ دلیل نکالنے کی باتیں تو وہی اصول ہیں جن پر صداقت مبنی ہے۔ مگر سائنس کے خیالی وجود اور تفسیری کی پیروی کرنی چاہئے۔ ایسا کرنا حق سے بہت دور چلے جانیکا باعث ثابت ہوگا۔

ہم کو بڑا تعجب آتا ہے کہ آریہ صاحبان جو کچھ اب نئی روشنی کی چمک میں آ کر آج کر رہے ہیں۔ اور کرنا چاہتے ہیں وہ ایک طرح سے بالکل نیا رنگ اور ڈھنگ ہے جو اُن کے پہلے مت متانتروں اور کتب مقدسہ سے بھی بالکل برعکس اور برخلاف ہے۔ اور یہ دیکھکر ہم کہہ سکتے ہیں۔ وہ نئی روشنی تو نے کہاں تک اپنی چمکا چوندھ تجلی سے دلوں کو اور دماغوں کو اپنا متاثر بنالیا ہے کہ وہ لوگ جو تجھ سے متاثر ہوگئے ہیں وہ اپنے قدیم کتابوں اور رواجوں کو بھی بالائے طاق رکھکر تیری پیروی میں مشغول ہونے کو تیار ہو رہے ہیں۔

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۲ء میں "آپ شدہ شدہ بھائیوں کا کیا بنانا چاہتے ہیں" کے عنوان سے اچھوت ذاتیوں اور دیگر ذاتوں میں سے نو مرید آریہ سماجیوں کے لئے قاعدے مقرر کرنے کی تحریک کرتے ہوئے ایک قاعدہ یہ ٹھہرانا چاہتے ہیں کہ آپ لوگوں کو فرقہ بندیوں میں تقسیم نہ ہونے دیں۔ سب کی ایک ہی جاتی قرار دیجائے۔ کیوں صاحب یہ فرقہ بندیاں تو وید نے ٹھہرائی تھیں۔ آپ اب ان کا قلع قمع کس طرح سے کر سکتے ہیں؟ جبکہ وید نے فرقہ بندیاں مقرر کر رکھی ہیں تو آپ اب اس زمانہ میں کس طرح سے اُن کی قید کو توڑ کر آزاد ہوسکو گے؟ اور جن سے آریہ سماجی آپ بنانا چاہتے ہو وہ کس زمرہ میں داخل ہونگے۔ اگر جنیوں کے وسیلے نہیں بلکہ رسموں کے وسیلے سے آپ کے فرقے بنتے ہیں تو وہ ضرور برہمن کشتری اور ویش بنیگے آپ روک نہیں سکتے۔ آپ ان سب کو ایک کس طرح سے بنائینگے ہماری سمجھ میں نہیں آتا؟

لودیانہ کلیسیا کے پاسٹر یوحنا خاں صاحب جو کچھ عرصہ سے بمقام الموڑہ برائے علاج اور تبدیل آب و ہوا کے لئے گئے ہوئے تھے۔ کیونکہ ان کی طبیعت کچھ ناساز رہتی تھی۔ اب شکر ہے کہ واپس تشریف لانے والے ہیں۔ وہاں پہ اُن کا علاج اچھا ہوتا رہا۔ اور اب اُن کو صحت حاصل ہے۔ مگر قدرے خنکایت باقی ہے۔ اُمید ہے کہ وہ بھی جلد رفع ہو جائیگی اور وہ پھر اپنی خدمت کے کام کو بخوبی انجام دینے کے لائق ہونگے۔

شہنشاہ ہند کے لئے سیر و شکار کے واسطے ایک عجیب موٹر کار بنائی گئی ہے جس میں ۱۱ بندوقوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

و اس معاملہ میں انکی پیروی کرو گے؟ اور ان میں سے ایک بڑا حصہ دل و جان سے خداوند یسوع مسیح پر قربان ہے تو پھر آپ

اقتباس

محنت ایک جادو ہے

پلینی کہتا ہے کہ کریسینس نے ایک چھوٹے سے قطعہ زمین میں سے ایسی عمدہ پیداوار حاصل کی جو اُس کے پڑوسی ایک بہت بڑی اراضی سے حاصل نہ کر سکے۔ اور اس لئے اُنہوں نے اس کو ایک جادو سمجھا۔ اور اس پر جادو کا الزام لگایا گیا۔ بس پر وہ اپنے خادموں کو ملا۔ اُن کے دہقانی اوزاروں کو عدالت میں لایا۔ اور کہنے لگا کہ اے رومیوں یہ میرے جادو ہیں۔ یہ خادمان اور یہ اوزار میرے جادو ہیں اور دوسرا کوئی جادو میں نہیں جانتا۔ اور اُس نے یہ بھی کہا کہ میں اپنے نوکروں کو حکم نہیں کرتا کہ یہ یا وہ کرو۔ پر میں کہتا ہوں آؤ ہم ملکر یہ کام کریں۔ اور اس طرح سے یہ کام انجام پاتا ہے۔ "محنت اور استقلال آدمی کو بڑا بنا دیتے ہیں۔ اور وہ ہر ایک کام میں فتحمند نکلتا ہے۔"

سپنسر

محنت کی تائید

جس طرح سے شیطان کاہل اور سست آدمیوں کو شرارتوں اور ہر قسم کے گناہوں کے لئے چن لیتا ہے۔ اسی طرح سے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو چن لیا جو محنت میں مشغول تھے۔ کوئی اپنے جالوں کو مرمت کرتا تھا۔ کوئی دریا میں جال ڈال رہا تھا بلکہ وہ خود بھی بڑھئی کے کام کو برسوں تک بڑی محنت سے کرتا رہا۔

فرزمان۔

مفید کہانی

تکلیف سے اصلاح

کوئی میم صاحبہ بطور ہوا خوری کے ملک سوئٹزرلینڈ کے پہاڑوں پر گھومتی پھرتی تھیں۔ وہاں وہ کسی گڈریا کی جھونپڑی دیکھ کے پاس چلی گئیں۔ اور اندر جھانک کر معلوم کیا کہ وہ بڈھا ہے۔ اور اس کے چپ و راست بہت سی بھیڑیں کھڑی یا بیٹھی تھیں۔ اور ایک لنگڑی بھیڑ بھی پوال پر پاس ہی پڑی تھی اندر جاکے میم صاحبہ نے سب کچھ دیکھا۔ اور سبب اُس بھیڑ کے لنگڑی ہو جانے کا دریافت کیا۔ گڈریا نے بیان کیا کہ میم صاحبہ یہ میری کل بھیڑوں سے زیادہ شوخ۔ خودمرضی۔ ٹھیک راہ پر چلنے والی اور میری آواز نہ سننے کے خطرناک پہاڑیوں کی چوٹیوں پر چڑھنے میں اپنی زندگی کا لطف سمجھتی تھی۔ اُس کی دیکھا دیکھی میری اور بھیڑیں بھی بگڑنے لگی تھیں۔ پس ناچار میں نے اس کی ٹانگ زخمی کر دی۔ اس حالت میں وہ میرے ہاتھ میں کاٹنا چاہتی تھی جب میں اس کیلئے چارہ دینے لگا۔ سو اُس کی خفگی کو دیکھ کے میں نے دو دن اسے بے آب و دانہ رہنے دیا پھر تیسرے دن میں اُس کے پاس چارہ لیگیا۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اُس کی ساری خفگی دور ہو گئی۔ وہ مجھے پیار بھری نظر سے دیکھتی اور ہاتھ چاٹتی ہے۔ اور میرا یقین ہے کہ اب سے وہ اپنی ساری شوخی۔ خود رائے اور نافرمانی کی عادت قطعی چھوڑ دیگی اور میری سب بھیڑوں میں نمونے کی بھیڑ بنے گی۔ غرض اس کی زندگی مطلق تبدیل شدہ ثابت ہوگی۔ اور یہ سب کچھ اُسے تکلیف ملنے سے ہوا ہے۔

مخزن مسیح۔

مراسلات

قدیم دنیا کی قومیں

بنی نوح کا نسب نامہ

عموماً شجرۂ نسب کا پڑھنا پڑھانا خشک اور غیر دلچسپ خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن اُس کا مطالعہ تواریخی اور قومی نسلوں کے سلسلے کے دریافت کرنے کے لحاظ سے بہت ضروری ہے۔ بالخصوص بائیبل کے نسب ناموں کے بارے میں یہ بالکل صحیح ہے کہ اُن کا مطالعہ عوام الناس کے لئے بھی لاپرواہی کے ساتھ نہ کیا جانا چاہئے۔ مثلاً (لوقا کا تیسرا باب) مضمون ہذا میں بندہ اُس نسب نامے کی طرف ناظرین کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے جو اُن قدیم نسب ناموں میں سے ایک نہایت قدیم نسب نامہ ہماری بائیبل میں موجود ہے۔ یعنی وہ نسب نامہ جو پیدائش کی کتاب کے دسویں باب میں پایا جاتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ اس باب کے مصنف کا مقصد قوموں کے افراد سے نہیں۔ بلکہ اقوام کے بارے میں تواریخی بیان ہے۔ تاکہ اُن کا آپس میں رشتہ اور تعلق بیان کرے اس لئے گو اس میں شک نہیں سیم۔ حام۔ یافت حقیقی اشخاص کے نام ہیں جو حضرت نوح کے حقیقی بیٹے تھے۔ تاہم عموماً باقی نام قبیلوں یا قوموں کے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ نسخہ کم سے کم تین ہزار برس مسیح سے پہلے کا لکھا ہوا موجود ہے۔ اور اُس کا مصنف حضرت موسےٰ ہے جس نے نسخہ مذکور کو خصوصاً اہل یہود کے لئے لکھا ہے۔ اس لئے یہ لازمی دیکھنا پڑتا ہے کہ اس میں ہم اُن قوموں کا بھی ذکر پاویں۔ جس سے اہل یہود کو اُس زمانے میں تعرف حاصل

تھا یعنی ان قوموں کا ذکر جو بحیرہ روم کے متصل تویں ایشیا۔ یورپ اور افریقہ میں جاکر آباد ہوئی تھیں۔

(۱) **یافت کی نسل** - ہم پڑھتے ہیں کہ یافت کے بیٹے جمر اور ماجوج اور مادی اور یونان اور توبل اور مسک اور تیراس تھے دیکھو پیدائش دس باب (۲) تواریخ باب اول۔ آؤ ہم ان قوموں کی اصلیت دریافت کریں (۱) جمر یا گمر اس خانہ بدوش قبیلے کا ذکر حزقی ایل کے ۳۸ باب ۲-۶ آیات میں پایا جاتا ہے پہلے وہ لوگ جو جنگلی اور دلیر اور جنگی تھے اور گمری یا گمبری یا کیمری کے نام سے مشہور تھے جو جنوبی روس کے سطح مرتفع کے اصلی باشندے تھے۔ سیتھیں آمینیا اور ایشیا کوچک کی طرف چلے گئے اور پھر زیادہ ہونے کے سبب سے آگے آگے مغرب اور شمال کی طرف بڑھتے گئے اور آخر فرانس اور برطانیہ میں آباد ہوئے۔ وہ غالباً کیلٹک یا گمبرک قوم جو قدیم آئرش سکاچ اور ورش کہلاتے ہیں اُن کے آبا و اجداد میں سے تھے۔

(دوئم) ماجوج یا جوج - دیکھو حزقی ایل ابواب ۳۸-۳۹ یہ قوم غالباً جنوبی یورپ کے سیتھن لوگ تھے جو اُس ملک میں آباد ہوئے جو سیسوپوٹیمیا اور کاکیشیا یا کوہ قاف کے درمیان واقع ہے۔ اُن کے جنگی ہتھیار تیر و کمان تھے۔ اور اُن کے جنگی اہل گھوڑ سوار تھے۔ وہ مسیح سے چھ سو برس پہلے ایک زبردست قوم ہو گزری ہے۔ جسکا ذکر بعد میں یونانی مورخین بھی کرتے ہیں۔ وہ یورپ میں پھیل گئے۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ روسی اور اہل پولینڈ اور بوہیمیا کے باشندے اور سرویا اور بلگیریا کے رہنے والے اُنہی کی نسل سے ہیں۔ اور یہ بھی اغلب ہے کہ اس مشہور قوم کی ایک شاخ یونانی حملے کے دوسری تیسری صدی مسیح سے پہلے ہندوستان میں آئی۔

(سوئم) مادی - قدیم تواریخ میں یہ لوگ بڑے مشہور تھے اُن کا ملک فارس اور آرمینیا کی حدود کے ساتھ ملتا تھا بابلیوں کے ساتھ اُن کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ اور ۵۶۰ قبل از مسیح فارس کے بادشاہ سائرس کی امداد سے دیتراس (دارا مادی) مادا کے تخت پر بٹھایا گیا تھا ۵۳۰ قبل از مسیح میں سائرس نے بابل پر قبضہ کیا۔ اور اپنے چچیرے دارا کی لڑکی سے بیاہ کرکے اُس نے فارس اور مادا کو ملا کر ایک سلطنت بنا دیا۔ بائبل میں مادیوں کے بارے میں بہت سے حوالے پائے جاتے ہیں۔ مثلاً (۲ سلاطین ۱۷ باب ۶ آیت آستر باب اول ۳-۴-۱۴-۱۸ ا باب دانیال پانچ باب ۲۸ آیت چھ باب ۸ و ۱۲ آیات اشعیاہ ۱۳ باب ۱۷ آیت لوقا باب ۲ آیت۔ یرمیاہ ۵۱ باب ۱۱ آیت) یہ اغلب ہے کہ آریا لوگ جو شروع زمانے میں ہندوستان میں آکر آباد ہوئے۔ وہ مادی اور اہل فارس کے ساتھ رشتہ رکھتے تھے۔

(چہارم) یونان - یہ لوگ جو آئیونین یا یونانی کے نام سے مشہور ہیں۔ دنیا کی ایک نہایت مشہور قوم ہو چکی ہے۔ اُن کے مفصل ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

(پنجم) توبال یا مسک - یہ دو قبیلے آپس میں گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔ اور ایشیا کوچک کے شمالی ساحل میں گذران کرتے تھے طبرانی اور سوسکائی کہلاتے تھے اور خلاف ۱۱۰۰ برس قبل از مسیح آریوں سے اُن کا دائمی جنگ و جدل رہتا تھا۔ دیکھو (حزقی ایل ۲۷ باب ۱۳ و ۳۲ باب ۲۶-۳۸-۳۹ باب ۳ و ۱ آیات) پھر وہ بعد میں اٹلی اور سپین میں پھیل گئے۔ اُن کی کوئی بھی خاص نسل یا یادگار باقی نہیں معلوم ہوتی۔

(ششم) طیراث - یہ نام غالباً تھریسین کے اس وسیع قوم کی نسل میں سے ہے جو کہ ایشیا کوچک کے شمالی اور وسطی حصوں میں آباد تھے۔ بہت سے علما کی رائے ہے کہ انہی کی نسل یورپ کے اہل جرمن اور اہل ڈنمارک ہیں۔

(ہفتم) وہ نام جنکا ذکر پیدائش کی کتاب دسواں باب ۵ آیت میں بطور یوبر کے بیٹوں کے پایا جاتا ہے۔ وہ اُن تین قبیلوں کے نام ہیں جو آرمینیا اور کوہ اراراٹ میں آباد ہوئے ہیں۔ وہ نام جنکا ذکر پیدائش کے دسواں باب ۴ آیت بطور یونان کے بیٹے پایا جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ الف - الیسہ - یعنی ائولین ہیں جو یونان کے متصل بعض جزائر میں رہائش رکھتے تھے (حزقی ایل ۲۷ باب ۷ آیت - ب - طارسس یا ترس یعنی طارسس جو سلیسیا میں واقع ہے یہ وہ صوبہ ہے جہاں پولوس رسول پیدا ہوا تھا) اصل میں یہ ملک اُن لوگوں سے آباد ہوا تھا جو یونان سے نکلے تھے ج - کتی یعنی جزیرہ سائپرس د - دودانی یعنی رودانی یہ مشہور جزیرہ روڈس متصل یونان کے رہنے والے تھے۔ جب ہم پیدائش کی کتاب میں قوموں کے بیانات پر خیال کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا بیان ایک عجیب طور پر صحیح پایا جاتا ہے۔ موجودہ زمانے کے پیشوائے علمائے دنیا کی زبانوں کا تحقیقی مطالعہ کرکے اس نتیجے پر آئے ہیں۔ کہ یورپ کی خاص اقوام یعنی اہل جرمن - اطالیان لاطینی و یونانی رسلیس اور عام یعنی مغربی ایشیا کی آرین قوم جس میں اطالیان ہند اور فارس شامل ہیں اُن سب کی ایک ہی اصل ہے جن میں سے ایک شاخ ہندوستان میں جاکر آباد ہوئی۔ اور اُن علما کے نزدیک یہ ایک بڑی اختراعی بات ہے۔ لیکن کیا یہ حیرت انگیز نہیں ہے کہ حضرت موسےٰ یہ بات ہم کو پہلے سے ہی بتا چکا تھا۔ اکثر اس طریقے سے بائبل کی صحت پایہ ثبوت تک پہونچائی گئی ہے۔

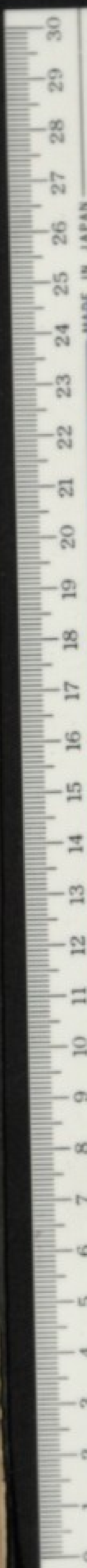
(ب) حام کی نسل - حام کے چار خاص ترین بیٹے یعنی کُش - مزرئیم - پھوٹ - کنعان۔

(۱) کُش سے وہ لوگ مراد ہیں جو ایتھوپیا یعنی براعظم افریقہ کے ملک ابی سینیا میں جا کر بسے دیکھو حزقی ایل ۲۹ باب ۱۰ آیت اس قوم کی دیگر شاخ عرب اور کیلڈی میں بسی دیکھو پیدائش ۱ باب ۸-۹-۱۰ آیت۔

(ب) مزرئیم - یہ قوم ملک مصر میں آباد ہوئی۔ اور تواریخ میں بڑی مشہور ہو گذری ہے۔

(ج) پھوٹ - یہ لوگ اُس ملک میں آباد ہوئے جس کو لیبیا کہتے ہیں۔ جو مصر اور ابی سینیا کے درمیان واقع ہے۔ دیکھو یرمیاہ ۴۶ باب ۹ آیت حزقی ایل ۳۰ باب ۵ آیت ناحوم ۳ باب ۹ آیت۔

(د) کنعان - یہ قوم فلسطین اور سیریا کے قدیم باشندے تھے۔ اور بڑے وحشی اور تند خو اور بدوا کے تھے۔ ابرہیم کے زمانے کے بعد کنعانیوں میں ہمیشہ جنگ و جدل رہتا تھا





یہاں تک کہ کنعانی لوگ آخرکار مغلوب کئے گئے اور اپنی بت پرستی اور بدفعلوں اور خُدا کے لوگوں سے نفرت کرنے کی وجہ سے بطور سزا بالکل معدوم کئے گئے۔

(ح) سم کی اولاد یا نسل ـ یہ یافت کا بڑا بھائی تھا۔ سم کا ذکر آخر میں آیا ہے۔ اسلئے کہ وہ عبرانیوں کا بزرگ باپ تھا جن کی تواریخ کا بہت کچھ ذکر بطور برگزیدہ خُدا کے لوگوں کے پیدائش کی کتاب میں آیا ہے۔ مفصلہ ذیل قومیں اُس سے نکلیں۔

(ا) عبر جو کہ اسرائیلیوں کا بزرگ تھا۔

(ب) عیلام۔ عیلام کے لوگ دریائے ٹیگرس کے مشرقی کنارے جو بیبلونیا کے عین مقابل میں واقع ہے۔ رہائش رکھتے تھے۔ دیکھو پیدائش ۱۴ باب ۱ تا ۹ آیات۔ یسعیا ۱۱ باب ۱۱ آیت ـ حزقی ایل ۳۲ باب ۲۴ آیت۔ دانیال ۸ باب ۲ آیت۔

(ج) اسور۔ یہ اُس بڑی اور مشہور قوم کا جسکو اسیری کہتے ہیں بزرگ تھا۔

(د) ارفکسد۔ ان لوگوں کی تاریخ کا ٹھیک طور پر پتہ نہیں لگتا ہے۔

(س) لود۔ یہ لوگ اسیریا کے نزدیک رہتے تھے۔ اور ایک زمانے میں اتنے بڑے زبردست ہو گئے تھے کہ مصریوں کا بھی مقابلہ کیا۔

(ص) آرام۔ یہ سریا کے لوگ تھے اور اپنے آپ کو آرمی کہتے تھے اُنہوں نے علم ادب پیدا کیا جسکا ایک حصہ اب بھی موجود ہے۔ مثلاً پیشیٹو یا پُرانے اور نئے عہد ناموں کا سیری زبان کا ترجمہ کیا۔ اس قوم کا باقی حصہ اب بھی دمشق کے نزدیک پایا جاتا ہے۔ اور وہ نسٹورین کے نام سے مشہور ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسیح کے زمانے میں یہودی لوگ جو بھاشا استعمال کرتے تھے وہ آرمی تھا۔ الغرض تواریخ اور زبانوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بہت قدیم حالات جو پیدائش کی کتاب میں پائے جاتے ہیں صحیح ہیں۔ اور ہمارا اعتقاد اُس تمام کتاب کے مستند ہونے کے بارے میں زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ بھی نہایت دلچسپی سے خالی نہیں کہ مختلف قوموں کے رشتہ اور تعلق کی تحقیقات کی جائے۔

ڈاکٹر جے۔ ایچ آرسین۔

مسیح دہرم وچار کے راستے میں رکاوٹیں
اور
مسیحیوں کی کمزوریاں اُنکے دور کرنیکے سادہن

مسیح دہرم ایک ازلی دہرم ہے۔ وہ ایک وشودیہ دہرم ہے۔ کتاب مقدس (بائیبل) منش ماتر کی رہبری کے لئے نازل ہوئی۔ اس میں نہ ہندو دہرم نہ مسلمانوں کی تمیز موجود ہے۔ نہ عیسائی اور یہودیوں کے جھگڑے۔ اس میں نہ کسی خاص قوم کا پکش پات ہے۔ نہ کسی خاص ملک سے محبت و نفرت۔ وہ اُن تمام اعلےٰ قوانین اور اصولوں کا مجموعہ ہے جو کہ بنی نوع انسان کی دینی اور دنیاوی بہبودی کے لئے ضروری ہے۔ کتاب مقدس ہی ایک بنیادی پتھر ہے جو تمام پکش پات کے خیالات سے خالی ہے۔ اس بنیادی پتھر پر کھڑے ہو کر منش ماتر کو ایک ازلی پیتا کی طرف بلانے کا سادہن بغیر کسی قسم کی جھجک یا پکش پات کے کیا جا سکتا ہے۔ بائیبل کی تعلیم وقتہ وقتہ تبدیلیوں یا آجکل کی تنگ خیالیوں اور بیہودہ قومی تفرقات سے پاک ہے۔ انسانوں کو ضرورت ہے اس بات کی کہ وہ تمام مذہبی تعصبات کو چھوڑ کر اصولوں کی بطور اصولوں کے پیروی کریں۔ اور منش ماتر کو ترش کی درشٹی سے دیکھتے ہوئے شخصی تقلید کے غلام نہیں۔ بلکہ اصولوں کی پیروی کی طرف رجحانی کریں۔ جب ہم کتاب مقدس (بائیبل) کے پرچار کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے ہماری مراد کسی شخص پر ایمان لانے کی تعلیم دینا نہیں ہوتی۔ نہ ہی کسی ملک یا قوم کے لوگوں کی تعریف کے گیت گانا اور دیگر اصحاب کو اس قوم کے افراد میں جمع کرنا ہوتا ہے۔ بلکہ کتاب مقدس (بائیبل) کے پرچار کا مدعا خالص اصولوں کا پرچار کرنا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے پکش پات یا نیائے یا کسی خاص ملک یا قوم کی رعایت مد نظر رکھی گئی ہے۔ ان عالمگیر اصولوں کے پرچار کے راستے میں جو جو رکاوٹیں ہوں اُنکو دور کرنا ہی کتاب مقدس کا اصلی اودیش ہے۔ یہی اُس کی زندگی کا مقصد ہے۔ اب ہم اس بات پر روشنی ڈالنی چاہتے ہیں کہ کتاب مقدس کے پرچار کے رستہ میں اس وقت علاوہ دیگر رکاوٹوں کے جو ہمیں ایک خطرناک رکاوٹ نظر آتی ہے۔ وہ مسیحی مذہب ہندو اور غیر معتقدوں اصحاب کے لئے وہ ذلت آمیز رسم جاری کرتا ہے۔ جس کو گوشت خوری کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ عمل سے جسم شدہ ہوتا ہے۔ اور گیان سے بدہی شدہ ہوتی ہے۔ یہ ایک عام اصول ہے۔ اگر جسم ناپاک ہے تو غسل کرو۔ اگر من خراب ہے تو تپسیہ کرو۔ اگر آتما پوتر کرنا چاہتے ہو تو دیا دھرم اور تپسیا کرو۔ اگر بدہی کی میل کو دور کرنا چاہتے ہو تو گیانی بنو۔ کیا سنہری اصول بغیر کسی قسم کی ادو رعایت یا لاگ لپیٹ کے منش ماتر کے لئے بیان کر دیا۔ علاوہ گوشت کی تعلیم درج ہے۔ جو لکھا ہے فلاں گوشت برہمنوں کو کھلاؤ تو آتما دیر تک تپا تریپت رہتے ہیں۔ خیر ان باتوں سے ہم عیسائیوں کو کیا جھگڑے پڑے ہیں۔ لیکن ہم اپنے بھائیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ گوشت کھانے سے کیا شدہ ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ عقل موٹی اور جسم بڑہیں۔ یہ رسم مسیحی مذہب میں جاری ہے جس کے متعلق لکھتا ہوں۔ لیکن ابھی تک مجھکو تو اس کے سرے کا پتہ نہیں لگا کہ یہ رسم کس آیت سے نکالی گئی ہے۔ کیونکہ کتاب مقدس میں تو گھاس پھوس کھانے کا ذکر آتا ہے۔ بالفرض اگر مان لیا جاوے کہ کتاب مقدس کی تعلیم ہے تو اس میں سوائے نقصان کے کوئی خوبی نہیں پائی جاتی۔ جو اس رسم کے ایڈوکیٹ ہیں۔ ان کو مسیحی مذہب کا خیر خواہ اور مسیحیوں کی کشتی کا ملاح سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک ایسے لوگوں سے بڑھکر مسیحی مذہب کا بدخواہ اور مسیحیوں کا دشمن کوئی دوسرا شخص ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ جب کوئی ہمارا بھائی کتاب مقدس کے پرچار کرتا ہے تو اُن سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ تم گوشت کھاتے ہو کیا یہ بائیبل کی تعلیم ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہاں لیکن ثبوت نہیں کہ بائیبل میں کہاں لکھا ہے؟ اگر لکھا ہوگا تو صاف ہی دوسری آیتوں میں منع بھی کر دیا۔ مسیحی مذہب میں گوشت خوری کا جو سلسلہ جاری ہے اس نے

غیر قوموں کو آریہ سماج یا ہندو مسلمانوں کی اشاعت کو بالکل روک دیا ہے۔ ہندوؤں کو اس رسم نے اس لئے روک دیا چونکہ وہ پہلے ہی ہندو ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ غیر قوموں میں سے وہ لوگ جو محض دھرم کی خاطر ادہر آنا چاہتے تھے وہ ادہر آنے سے رک گئے ہم بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسیحی مذہب میں جن لوگوں نے گائے و سور کے گوشت کو جائز یا جاری کیا ہے۔ وہ مسیحی مذہب کا دروازہ غیر قوموں کیلئے بند کر گئے۔ اور جو اس وقت بھی ایڈووکیٹ ہیں وہ غیر قوموں کے لئے نجات کا دروازہ اور بھی مضبوطی سے ٹھوک ٹھوک کر بند کرتے چلے جا رہے ہیں ہمارے مذکورہ بالا خیالات کے ساتھ وہ اصحاب کبھی اتفاق نہیں کرینگے۔ جو گوشت خوری کی رسم کو غیر قوموں کے لئے قومی یا پولٹیکل نقطۂ خیال سے ضروری سمجھتے ہیں اور جنکے نزدیک مسیحیوں کی تعداد کا بڑھانا لازمی اور ضروری ہے۔ لیکن ہم جو کچھ لکھتے ہیں وہ قومی یا پولٹیکل نقطۂ خیال سے نہیں لکھ رہے۔ بلکہ محض دہارمک پہلو سے لکھ رہے ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ مسیحی مذہب کوئی قومی یا پولٹیکل مذہب نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک دہارمک سوسائٹی ہے۔ جسکا مدعا منش ماتر کے لئے ایک ازلی دہرم کا بغیر کسی کی رورعایت یا پکش پات کے یکساں پرچار کرنا ہو ایسی صورت میں ہمارے لئے یہ لازمی ہے کہ ہم اُن تمام دھبوں کو اس کے ماتھے پر سے دہونے کی کوشش کریں۔ جو کہ دہارمک سوسائٹی ہوتے ہوئے بھی اس پر بطور پکش پات یا انیائے کے لگے رہے ہیں۔ ان تمام دھبوں میں سے سب سے بڑا دھبا گوشت کی رسم کا دھبا ہے۔ جو کہ غیر قوموں کو روکنے کیلئے بطور ایک روکاوٹ کے موجود ہے۔ اگر ہم اس دھبے کو دھو ڈالیں تو پھر مسیحی مذہب کی پوزیشن قطعی صاف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا دروازہ بطور ایک دہارمک سوسائٹی کے منش ماتر کے لئے یکساں کھلتا ہے۔ جو کہ بدقسمتی سے موجودہ حالات میں گوشت خوری کی ذلت آمیز رسم نے بند کر چھوڑا ہے۔ عزیزو تعصب کی لہر نے تم کو مدہوش کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تم اپنی کمزوریوں کو دیکھ نہیں سکتے۔ کتاب مقدس کی روشنی سے کام لو تم کو تمام کمزوریاں نظر آئینگی۔ اور اگر چہ تم تعصب سے بچو۔ اس میں مسیحی مذہب کی خوبی ہے۔ اسی میں تمہارا کلیان ہے یہی ہو۔ آمین۔

دعا خواہ

بشن ولایتی رام۔ دیوان۔

ایس۔ پی جی مشن رڑکی۔

خلقت سے عبرت

واہ رے انسان۔ عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھرتا ہے۔ دونوں آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ اور اس پر یہ گمان کہ۔ ہم اشرف المخلوقات ہیں۔ کیا تو کبھی ہوش میں بھی آئیگا۔ یا اپنے آپ کو جانوروں سے بدتر بنا کے چھوڑیگا۔ تجھے کبھی یہ بھی خیال آتا ہے کہ تو خدا کی صورت پر بنایا گیا تھا۔ اور کہ تو نے اس کی قدر نہ جانی۔ تجھ سے تو جانور ہی بہتر ہیں۔ کہ جو قاعدے قدرت نے اُن کے لئے ٹھہرا دیئے اُنہی کے بموجب اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور کسی نوع ان سے باہر نہیں جاتے۔ مگر تو اپنی حالت کو تو دیکھ کہ تو نے اپنی عقل کے گھمنڈ پر قدرتی قاعدوں کی بھی کچھ پرواہ نہ کی اور کہاں سے کہاں جا پہنچا تو کیا تھا اور کیا ہو گیا؟۔

ارے نادان ذرا خلقت کی کیفیت دیکھ اور نصیحت حاصل کر صبح کو جو گُل کھل کھلا کر نسیم سحری کی گود میں جھونکے لے رہا تھا۔ جس کی خوشبو نے چمن کو رشک ختن بنا دیا تھا۔ جس کی رنگت نے لالہ کے جگر کو داغدار کر دیا تھا۔ جس کی نزاکت نے بلبل کو مفتوں کر رکھا تھا۔ جس کی خوبصورتی پر فلک نے شبنم کی صورت میں عقد ثریا نثار کر دی تھی۔ اُسی گل کو باد سموم کے ایک جھونکے نے گرا کے دو گھڑی کے بعد خاک میں ملا دیا۔

کبھی تو نے اسبابت پر بھی غور کیا ہے۔ کہ کیسے کیسے سلاطین کو گردش گردوں نے پل بھر میں زیر زمین کر دیا؟ کیسے کیسے مکانات اور محلات فرش خاکی ہو گئے؟ لاکھوں نازک اندام پری پیکر۔ رشک قمر آسمان کی کھوپڑیاں ٹھوکروں میں ماری ماری پھرتی ہیں۔ اور کوئی پرساں حال نہیں ہے۔

اگر تو ان باتوں کو دیکھتے ہوئے اپنی آنکھ بند رکھے تو تجھ سے زیادہ نادان اور کون ہو سکتا ہے بہتر تو ہوش میں آ اپنی بدبختی کو دیکھ۔ لالچ۔ عیاشی۔ دغابازی۔ مکر۔ خود غرضی چغلی کی عادت خوشامد نکال کر اپنے بھائیوں کی بہتری و ترقی کا خواہاں ہو نہ کہ اُن کی بربادی اور تباہی کے درپے ہو۔ اپنی ساری زندگی اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے ہم جنسوں کی خدمت میں صرف کر تیری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ یاد رکھ کہ یہ تیری جان ایک پل میں اس قفس عنصری سے پرواز کر جائے گی۔ اور تیرا نقد ماشہ رہ جائیگا۔ جو کچھ تو نے اس دنیا میں دغابازی اور ظلم سے جمع کیا ہے۔ سب یہیں رہ جائیگا اور تو خدا کے حضور خالی ہاتھ کیا جائیگا۔ پس ہوش میں آ اور عاقبت کا سامان کر۔

دو دن کی اپنی زیست کا کیا اعتبار ہے۔
آجائے گی خزاں جو ابھی لالہ زار ہے۔

مثل حباب اپنی ہے دنیا میں زندگی۔
بحر فنا کے بیچ سے مشکل گذار ہے

ہر وقت انقلاب زمانہ ہے رونما
انسان گہے فقیر گہے تاجدار ہے

ہر چار سو زمانہ میں فصل بہار ہے۔
اپنا قیام جگ میں تو دو دن کا چار ہے۔

ہوش و حواس اپنے ابھی سارے ہیں بجا۔
کر لیجئے جو ہو سکے اب کاروبار ہے۔

کوکب ہند۔ بقلم عبدالحق۔ جگرانوی۔

میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ

گذشتہ سے پیوستہ

(اور ہر شیطان خوب بغلیں بجاتا ہے اور خوب چہچہیں مار مار کر ہنس رہا ہے کہ خوب منادی و پادری و مشنری پھنسے وغیرہ بظاہر نیک بباطن کچھ اور۔ یوں مکاری۔ عیاری۔ خودنمائی اور خودی اپنے جلال کے خواہاں میری مرضی کو پورا کر رہے ہیں۔ میری مذمت تو ان سے بھی ہو رہی ہے۔ ا مشنری نے ترقیات کے سلسلہ کو جنبش دی اور رپورٹ اعلیٰ درجہ پیش کی۔ خوب واہ واہ واہ واہ ہپ ہپ ہرے کی چیزیں آواز سنکر دل طبیعت کو شاد کیا۔ مگر حقیقتاً دل شرمندہ باطن میں اُداسی طاری ہوئی۔ کیونکہ سب ریت پر جو بین دریا کے بیچ بیچ ہو گیا گیا جو چند دن کے بعد ضایع و معدوم ہو گیا۔

بعض لوگوں کو تو بڑا عجیب موقعہ ملا ہے کہ وہ انجیل کی منادی کے ذریعہ ناجائز نفع کما رہے۔ مگر سوائے لعنت اور قباحت کے اور کیا حاصل کیا۔ بیشک چند دن عیش کے مزے اُڑائے۔ مگر وہ خاک خراب اور شیطان کی برادری سے تو خارج نہ کئے گئے۔ بلکہ شیطان نے اور خوب گانٹھا اور اپنی ٹمی پر خوب لگایا کہ ہم تمہارے۔ واہ رے تیری پھرتی۔ یوں شیطان کا حکم نامہ دیکھکر تعجب پیدا ہوتا ہے کہ اُس نے اپنے ہم خدمتوں اور نوکروں چاکروں کو اعلان کر دیا کہ کچھ ضرورت نہیں کہ کہیں باہر چند دمیدوں سے ایسے لوگوں کی تلاش کرو کہ کلیسیا پر جان نثارانہ حملہ کریں۔ مگر کلیسیا کے درمیان ہی پادری منادوں۔ سکول ماسٹروں کی ایک سپاہ بنالو تو کلیسیا کی خوب بھگت ہو گی اور اندرونی دشمن پیدا کرو۔ جو ایسے عقلمند ہوں کہ کسی پر ظاہر ہو ہی نہ کہ آیا یہ لوگ مکار و ظاہر پرست ہیں۔ مگر خوب متقی دیرپا ہیں گا۔ صابر۔ متحمل۔ و باتمیز ہیں؛

ناظرین! یہ تو بھی شیطانی فوج۔ جس نے کلیسیا کے ستونوں کو بھی نہ چھوڑا۔ اور ایسے جان نثار حملہ کرنے لگے کہ کلیسیا کی صحبت میں فسرق ڈالا۔

صاحبان۔ میرے اس قصہ سنانے سے محض یہ خیال نہیں ہے۔ کہیں اس خیال کا مخالف ہوں کہ بھائیوں یا مسیحیوں کو زمین کی برکت نہ ملے۔ بلکہ خداوند کا وعدہ بھی یاد دلاتا ہوں کہ اس کی مرضی ہے کہ وہ سب مسیحیوں کو ایک معقول حالت میں رکھے مگر محض زمین کی خاطر مسیحی ہونا یا رہنا یا انجیل منادی محض اس غرض سے کرنا کہ ایسے موقعہ پر خوب ہاتھ لگے جائینگے اور خوب کمائی کا ایک ذریعہ ہے۔ یعنے لالچی طبیعت سے کام کرنا دونوں ایک ہی قسم کے گناہ ہیں

مگر دونوں کی سزاؤں میں کچھ کچھ فرق ہوگا۔ یعنے وہ جو زمین کی خاطر مسیحی ہوتا ہے یا رہتا ہے۔ جہالت کے سبب کم سزا پاوے تو کچھ تعجب نہیں ہے۔ مگر اعلےٰ انجیل کا خادم اس خاطر کہ وہ انجیل سے واقفیت رکھنے کا مدعی ہے جو اس قسم کے قصور کا مرتکب ہو زیادہ سزا پاویگا۔ جیسے کتاب مقدس فرماتی ہے۔ جو صحیح ہے اس موقعہ پر خوب جچتا ہے۔

تام رومیوں ۲ باب ۱۷ دیکھ تو یہودی کہلاتا اور شریعت پر تکیہ کرتا اور خدا پر فخر کرتا ہے (۱۸) اور اُس کی مرضی جانتا اور شریعت کی تعلیم پا کے مختلف چیزوں میں امتیاز کرنے جانتا (۱۹) اور آپ پر اعتقاد رکھتا ہے کہ میں اندھوں کا راہ دکھلانیوالا اور اُن کی جو اندھیرے میں ہیں روشنی ہوں۔ اور نادانوں کا سکھلانیوالا اور لڑکوں کا اُستاد اور وہ خلاصہ علم و سچائی کا جو شریعت میں ہے میرے پاس موجود ہے۔ (۲۱) پس کیا تو جو اوروں کو سکھلاتا ہے۔ آپ کو نہیں سکھاتا؟ تو جو وعظ کرتا ہے کہ چوری نہ کرنا آپ ہی چوری کرتا ہے؟ (۲۲) تو جو کہتا ہے کہ زنا نہ کرنا۔ کیا آپ ہی زنا کرتا ہے؟ تو جو بتوں سے نفرت رکھتا ہے۔ کیا آپ ہی **ہیکل کو (کلیسیا) لوٹتا ہے؟**

کیا یہ سچ نہیں آتا کہ آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہے۔ اور اسی قسم کی سوداگری دوکانداری جائز قرار دی ہے۔ جو ہیکل و کلیسیا کو لوٹنے والی ہے۔

چنانچہ اکثر شکایات سننے میں آتی رہتی ہیں کہ فلاں فلاں پادری یا مناد ہم کو لوٹ لے گیا ہے۔ یا ہم سے اتنا چندہ لے گیا ہے۔ اور چندہ دے دے کر بھی ہماری طرف پھر نظر نہ کی۔

یوں مشن کے آدمی غیر مشن والوں پر الزام بازی کرتے رہتے ہیں اور اپنی اندرونی حالت سے واقف بھی نہیں ہیں "اے تو جو الزام لگاتا اور خود وہی کام کرتا ہے" تُو آپ کو گنہگار ٹھہراتا ہے۔" روم ۲:۱۔

یوں ایسی تجارتی منڈی میں آپ کی عبادتیں و منادی و چندے اور خدمت انجیلی کہاں گئیں؟

سو بھائی ان کو بھی کام کرنے دو۔ اور حقیقت میں آپ اُن کو خارج بھی نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کو کہیں بھی اس قسم کا اختیار نہیں ملا ہے۔ بلکہ روح القدس کے بلائے ہوئے کو اختیار ملا ہے کہ جہاں کہیں چاہے جا کر منادی کر سکے۔ مگر آپ کو اختیار نہیں کہ جہاں کہیں آپ کو روح ہدایت کرے جا سکیں۔ کیونکہ آسمانی انتظام اور تجویزیں آپ کی سخت رکاوٹ ہیں۔ اے تو جو خود قیدی ہو کر روح کا نافرمانبردار ہے۔ دوسروں کو روح کی تابعداری سے روکتا ہے۔ اور اس قسم کی منادی سے کلیسیا میں **تجارت کی منڈیاں** جاری کرتا ہے۔ اور اپنے خرید و فروخت کے نرخ کو جائز اور ایسا ہلکا و کم درجہ پیدا کرتا ہے اور دوسروں کو سخت مہنگا اور گندہ کہکر الزام بازی سے ناواجب قرار دیتا ہے۔ کیا تجھے یاد نہیں ہے کہ یوحنا نے کیا کہا جو ہمارے لئے مناسب ہے کہ اس کی سنیں جو اس نے اپنی ساری خودی کو باہر دھر دیا کہ میں گھٹوں پیوند بڑھے۔ مگر اس کے خلاف کہا جاتا ہے۔ کہ میں بڑھوں اور کوئی بھی نہ بڑھے۔ بلکہ ذلیل و پریشان خاطر ہوں تاکہ ہماری تعریف و جلال ہو۔ بس آپ کا بدلہ آسمان پر کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کو سب کچھ بدلا زمین پر مل چکا ہے۔ جو آپ کی خواہش تھی

ناظرین۔ آپ تو میرے لکھنے سے پیشتر ہی معاملہ سے بخوبی واقف ہیں اور یہاں ضرورت تو نہیں تھی کہ تحریر میں دیا جائے مگر غیرت مندی جو دل میں موجود ہے مجبور کر رہی تھی۔ اسواسطے عرض کر دی کہ کلیسیا کیسی تکلیف اُٹھا رہی ہے۔

باقی دارد

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

بیوی:۔ مجھے بالکل معلوم نہیں لیکن سنو بائبل کیا کہتی ہے۔ وہ جو اُس کے کلام پر عمل کرتا ہے اس میں خدا کی محبت پوری ہوتی ہے۔

میاں:۔ میں بائبل کی بہت سی باتوں پر عمل کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ کوئی بھی ایسا نہیں جو اُس کی تمام باتوں پر عمل کرتا ہو۔

بیوی:۔ میں حسابات کو کتابی طور پر نہیں مان لونگی میں نے تو ارادہ کر لیا ہے کہ اُس کی ہر ایک بات پر عمل کروں کیا آپ نے کبھی یوحنا کے تیرہ باب کو پڑھا ہے؟

میاں:۔ بے شک میں نے پڑھا ہے۔ لیکن مجھے ٹھیک طرح سے یاد نہیں کہ اُس میں کیا لکھا ہے۔

بیوی:۔ اس میں اس موقعہ کا ذکر ہے جس میں مسیح نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے۔

میاں:۔ اور ہاں۔ وہ اُن کو حلم کا سبق سکھا رہا تھا۔

بیوی:۔ اور اُس نے کہا میں نے تم کو یہ نمونہ دیا ہے۔ جیسے میں نے کیا ہے تم بھی ایک دوسرے کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔

میاں:۔ اب تو تم لوگ ایسا نہیں کرتے؟

بیوی:۔ یسوع نے کہا "تمہیں ایک دوسرے کے پاؤں دھونے چاہئے" میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ میں نے کلام کی ہر بات پر عمل کرنیکا ارادہ کر لیا ہے۔

میاں:۔ کیا یہ نام کے مقدس بھی یہی تعلیم دیتے ہیں؟

بیوی:۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس تعلیم کو مانتے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ وہ اس جگہ انجیل کی منادی لفظی اور عملی دونوں طریق سے کرینگے۔ لیکن میں نے ابھی اس کی بابت نہیں سُنا۔

میاں:۔ کیا یہ مقدس پاؤں دہونے کی رسم کو ادا کرتے ہیں؟

بیوی:۔ میں سوچتی ہوں وہ ایسا کرتے ہیں بہت دیر نہیں ہوئی کہ مجھے مسز میری سے خط آیا۔ جس میں اُس نے ذکر کیا کہ ان کے یہاں مذہبی میٹنگ ہو رہی تھی اور کہ اسکو بہت بھاری برکت ملگئی۔ جب وہ اپنی بہن کے پاؤں دہو رہی تھی۔

میاں:۔ میں نہیں جانتا کہ ایسا کرنے سے کیا فایدہ پہونچ سکتا ہے؟

بیوی:۔ ظاہرا طور پر اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو کیسا چاہتے ہیں۔ اس عمدہ کتاب میں مذکور ہے "محبت سے ایک دوسرے کی خدمت کرو" ہم سب ایک دوسرے کے خادم ہیں۔ اور یہی ہمارے دل کا حقیقی تجربہ ہے۔ اور ایسا ہی ہم کو محسوس بھی ہوتا ہے۔ شائید پاؤں دہونے کی نسبت اور کوئی کم قدر خدمت نہیں۔ اور یسوع مسیح نے اس کو اس لئے کیا کہ ہمارے دلی خیالات جو ایک دوسرے کے لئے رکھتے ہیں معلوم ہو جائیں۔ اپنے ہمجنسوں کو پیار کرنا کیسی ہی خوبی کی بات ہے۔

میاں:۔ مجھے تو معلوم نہیں۔ میرا گمان ہے کہ یہ اچھا تو ہو اگر لوگ ایسا کرنا چاہیں۔

بیوی:۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مسٹر میری کا خاوند بچ گیا ہے؟ (باقی آئیندہ)

ضرورت

۴ — ۱

ایک کرسچن ہیڈ مسٹرس پرائمری گرلس ہندو سکول کیلئے ضرورت ہے۔ سایلہ اُردو اور گرمکھی میں اچھی لیاقت رکھتی ہو۔ اور نیز ایک بائبل وومن جو دیہات اور شہر کے زنانوں میں کام کرنے کے لئے۔ سایلہ گرمکھی اور اُردو میں اچھی لیاقت رکھتی ہو۔ درخواستیں معہ اسناد مس سانڈرز سی۔ای۔زیڈ مشن جنڈیالہ امرتسر آنی چاہئیں۔

مضامین

غلط فہمی

گزشتہ سے پیوستہ

پیارے ولیم۔ مجھے آجتک کبھی وہم و گمان بھی نہیں گزرا کہ تم جیسے کسی ادنےٰ بھی فریفتہ ہو۔ لیکن آج یہ بھید کھلا۔ سچ ہے مردوں کی ذات بڑی بیوفا ہوتی ہے۔ تم نے مجھمیں کیا گناہ دیکھا کہ مجھ کو دل سے اُتار دیا اور دوسری جگہ ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے۔ چونکہ میں ایک شریف خاندان کی لڑکی ہوں۔ مجھ سے ہرگز گوارا نہیں ہو سکتا کہ ایسی ذلت کی زندگی بسر کروں۔ اسلئے میں اپنے والدین کے گھر جاتی ہوں۔ خدا حافظ۔ ہمیشہ کے لئے الوداع۔ راقم بدنصیب میری ولیم۔

اس چٹھی کو پڑھکر ولیم کے ہوش پران ہوگئے۔ کہ ہائیں یہ معاملہ کیا ہے میں نے تو آجتک۔ ع

جو یہ آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا

کا اصول پیش نظر رکھا ہوا ہے۔ یہ بہتان کیسا ہے بہت دیر تک اس معمہ کی عقدہ کشائی میں سر پٹکا مگر راز نہ کھلا آخر تھک کر غم غلط کرنے کے بہانے سے چھڑی ہاتھ میں لے گھر سے باہر نکلا چلتے چلتے اس کو خیال آیا کہ اُس درزن کے ہاں ہو آؤں جسکو اپنی پیاری بیوی کا سلمہ ستارے والا گون بنانے کو دیا تھا چنانچہ وہ اُس دوکان پر پہونچگیا۔ وہاں ایک بوڑھا شریف ایک آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے گرد حلقہ ڈالے چند اور شریف کرسیوں پر ڈٹے ہوئے تھے۔ درزن جو اُس سن رسیدہ بزرگ کی دختر نیک اختر تھی کسی کپڑے کی کتر بیونت میں مشغول تھی۔ جب اس بزرگ نے ولیم کو دیکھا تو غصے کے مارے تھر تھرانے اور دانت پیسنے لگا۔ پھر اُس پر گالیوں کی بوچھاڑ شروع کی "او ہیا ولیم۔ میں تمہیں ایک جنٹلمین

سمجھتا تھا کہ میں گھر میں ایک نیک خصلت اور شریف بیوی موجود تھی۔ مگر آج یہ راز کھلا کہ تم اُن ناعاقبت اندیش لوگوں سے ہو جو نہ اپنی عزت کا خیال کرتے ہیں نہ دوسرے کی عزت کا۔ میں اگرچہ ذری ہوں لیکن شریف خاندان ہونے کے باعث میری عزت کسی سے کم نہیں تم نے کیا سمجھ کر میری لڑکی کے پاس اس قدر قیمتی تحفہ بھیجا۔ تم جیسے کم ظرف آدمیوں کا میں منہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ خبردار میرے ہاں پھر کبھی نہ آنا"۔

جب اُس کی لڑکی نے یہ گفتگو سنی تو اس کو بھی طیش آیا۔ اور اُس نے ولیم کو سخت سست کہنا شروع کیا۔ انگیٹھی پر سے ایک خوبصورت گھڑی اُٹھائی۔ اور اُس کو ہاتھ میں لے ولیم سے یوں گویا ہوئی کہ او نادان اجہل مطلق کیا تم سمجھتے ہو کہ اس تحفہ سے میں تمہارے دام تزویر میں آجاؤنگی۔ یہ لو اپنا تحفہ۔ یہ کہکر اس نے گھڑی کو زمین پر دے مارا جس سے اس کے سینکڑوں ٹکڑے ہوگئے۔

اب ولیم ہکا بکا حیران و ششدر ہوکر سوچنے لگا۔ کہ یاالٰہی ؎

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا۔
پڑگئی اور یہ کیسی میرے اللہ نئی

اُس نے جب گھڑی کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ وہی گھڑی ہے جو اس نے بڑے شوق سے خرید کرکے اپنی پیاری بیوی کیلئے بھیجی تھی مگر اُسکی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ گھڑی وہاں کس طرح آگئی۔ جب سب کا غصہ فرو ہوا تو اُس نے پوچھا کہ یہ گھڑی کون دے گیا تھا۔ وزن نے جھٹ کاغذ نکالکر پھینک دیا کہ اس تہ پر ایک لڑکا لے آیا تھا اور تمہارا نام کرکے رکھ گیا۔ جب تمہاری بیوی اپنے گون کی بابت دریافت کرنے آئی تو اس نے اس گھڑی کو حسرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور آہ سرد بھرکر کہا کہ کاش میرے ولیم کے پاس اس قدر روپیہ ہوتا کہ وہ ایسی ایک گھڑی مجھے بھی ڈرائنگ روم کیلئے خرید دیتا۔ مگر میں نے اُسے بتلایا کہ ولیم نے ہی تو یہ گھڑی تحفہ بھیجی ہے۔ اتنا سنتے ہی بس کیا تھا۔ وہ اُلٹے پاؤں واپس چلی گئی۔ اور میری آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

حمد خدا

سفینہ تا بہم پہونچے نہ فضل کبریائی کا
بہت مشکل ہو دریا پار ہونا آشنائی کا

اُٹھا دے چشم خود بیں سے جو پردہ خود نمائی کا
نظر آنے لگے ہر شے میں پھر جلوہ خدائی کا

گل و بلبل پہ کیا موقوف اس گلزار عالم میں
کہ ہر اک خار تک بھرتا ہے دم تیری خدائی کا

انا الحق ہی کے کہنے سے کھنچا منصور سولی پر
وہی باطل ہوا دعویٰ کیا جس نے خدائی کا

جو دیوانے ہیں تیرے خوف عریانی نہیں اُن کو
وہ سر سے پاؤں تک پہنے ہیں جامہ پارسائی کا

درون تیرہ میں اپنے خیال پاک مضمر ہوں
ارادہ زنگ آلود آئینہ کی ہے صفائی کا۔

تن خاکی ہی نے ہے خاک میں مجھ کو ملا رکھا
جو پردہ ہے تو بس حائل یہی پردہ جدائی کا

نہ کعبہ سے غرض کوئی نہ بتخانہ سے مطلب ہے
کہ حاصل ہر جگہ ہے مجھ کو موقعہ جبہ سائی کا۔

نہ ہوتا غرق پانی میں کبھی یوں خطۂ یوناں
اگر کرتا نہ وہاں پر بھی کوئی دعویٰ خدائی کا۔

تیرے دیدار کا تھا شوق جو موسیٰ عمراں کو
مجھے بھی ہے وہی ارماں تری جلوہ نمائی کا

علاقہ اسباب دنیا کو سمجھے دین کا کشتہ
ارادہ گر کرے قید تعلق سے رہائی کا

راقم منشی بھگوان داس کشتہ۔ فیض آبادی۔

انتخاب الاخبار

ٹرکی کی مشکلات

ایک طرف تو آجکل ٹرکی کو طرابلس میں اطالوی فوج سے جنگ درپیش ہے۔ دوسری ترکی جزیرہ ساموس میں بغاوت ہو رہی ہے۔ اور جو ترکی فوج وہاں بھیجی گئی تھی اُس کے جزیرہ میں اُترتے وقت اٹلی کی ایک جنگی کشتی نے مزاحمت کی۔ مگر اسے فرانسیسی جہاز کے افسر نے اس حرکت سے باز رکھا۔ تیسری طرف آرمینیا میں کردوں نے آرمنی قوم کو ستا کر وہاں بھی ٹرکی کے لئے خدشہ پیدا کر دیا ہے جس کے باعث ترکی سپاہ کو کردوں کا حوصلہ پست کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ترکی فوج اور کردوں میں جو مقابلہ ہوا ہے اس میں دس ترک شہید اور دو زخمی ہوئے ہیں۔ اور چوتھی طرف ٹرکی کے یوروپین علاقہ میں شورش برپا ہو رہی ہے۔ دیکھئے ان تمام باتوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ مگر اہل مشرق کے نقطۂ خیال سے ترک اس وقت ہمدردی کے قابل ہیں۔ جن کو یوروپین طاقتیں بلاوجہ دبا رہی ہیں۔ (راجپوت گزٹ)

ٹرکی کی سرویہ و بلغاریہ سے جنگ چھڑا چاہتی ہے

سرویہ اور بلغاریہ نے ایک مشترکہ یادداشت بھیجکر ترکی سے مطالبہ کیا ہے کہ مقدونیہ کو اندرونی معاملات میں آزادی عطا کی جائے اگر اطمینان بخش جواب نہ دیا گیا تو سرویہ اور بلغاریہ کی طرف سے ٹرکی کو اعلان جنگ دیا جائیگا۔ اہل بلغاریہ نے سرویہ سے ۵۰ ہزار جوان مانگے ہیں اور سرویہ کی محفوظ فوج چپکے چپکے فراہم ہو رہی ہے۔ اور چھوٹے دستوں میں سرحد پر ڈالی جا رہی ہے۔ روسی سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے ٹرکی کی وزیر خارجہ پر زور دیا ہے کہ مقدونیہ میں اصلاحات جلد عمل میں لائی جائیں۔ تاکہ یوروپین طاقتوں کی کوششوں سے جلد



امن قایم ہو جائے۔ بلغاریہ کے فوجی حلقوں میں مستعدی پیدا ہو گئی ہے اور گھوڑوں کی مانگ شروع ہو گئی ہے تین سپہ سالار جو بلغاری فوج کی کمان کرینگے۔ شاہ بلغاریہ کے حضور میں حاضر ہوئے ہیں۔ یونان مع سرویہ اور بلغاریہ میں ٹرکی کے خلاف متحدہ کارروائی کرنیکا معاہدہ مکمل ہو گیا۔ بلغاریہ کی ایک خبر یہ ہے کہ ٹرکی کی فوجوں کے سرحد پر جمع ہونے سے بلغاریہ نے سرحد پر اپنی فوج روانہ کی ہے۔ بلغاریہ والوں پر جنگ کا خمار چڑھا ہوا ہے۔ سرویہ کا سفیر قسطنطنیہ سے چلا گیا ہے اور فوجوں کے جمع کرنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ (۱۱)

سرویہ نے ٹرکی کو اعلان جنگ دیدیا

ریاستہائے بلقان کے ساتھ یونان کا معاہدہ ہے۔ اس کی وجہ سے خشکی اور تری کی راہ سے یونانی فوج کی تیاری اور آراستگی کا حکم دیدیا گیا جس کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ ٹرکی اپنے خانگی اختلافات سے بچنے کے لئے اپنے ہمسایوں پر حملہ کرنیکا حیلہ ڈھونڈھنے لگا۔ چونکہ ٹرکی اس امر پر اصرار کر رہا ہے کہ سرویہ صلح اور امن قایم رکھنے کا اقرار کرے۔ اس لئے سفیر سرویہ نے اعلان جنگ دیکر مطالبہ کیا ہے کہ یا تو اس سامان جنگ کو واگذار کیا جائے جو ٹرکی نے روک لیا ہے۔ اور یا اسے فرانس کو ۴۸ گھنٹے کے اندر واپس دیا جائے تمام جہاز جن پر یونانی جھنڈا تھا وہ ترکی سمندروں سے واپس بلائے گئے۔ وزیر خارجہ ترکی کا بیان ہے کہ اسے سرویہ اور بلغاریہ نے کوئی اعلان جنگ نہیں دیا ہے۔ ایک افسر مجلس وزرا سے ملے ہوا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ ٹرکی نے فوج کی آراستگی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور محکمہ ریلوے کو حکم دیا گیا ہے کہ بلغاریہ جانے والے کسی مال کو قبول نہ کرے مانٹی نگرو میں جیل اسرو میں بھی فوج کی فراہمی کا حکم دیدیا گیا جو خلاف امید ہے۔ اخبارات کی رائے ہے کہ یورپین طاقتوں خصوصاً روس اور آسٹریا کی مداخلت سے مقدونیہ کو اندرونی آزادی مل سکتی ہے۔ اور ٹرکی بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔ سرویہ بلغاریہ اور یونان کا ایک ہی وقت میں فوجی تیاریاں کرنا اس امر کی علامت ہے کہ ٹرکی اور مشرق کے نئے خطرہ کا وقت آگیا۔ ریاستہائے بلقان کے اتحاد کی غرض ہے کہ ٹرکی کو مجبور کیا جائے کہ وہ مقدونیہ کو ایک نو سردار گورنر کے زیر نگرانی اندرونی خود مختیار حکومت عطا کرے۔

دنیا کی حرارت کیوں بڑھ گئی

کئی عالموں کا یہ خیال ہے کہ کرہ ارض کے ٹمپریچر میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ جیسا موسم گرما کی حالت میں ظاہر ہوتا ہے کہ گرمی خلاف معمول زیادہ پڑتی ہے اور گرمی کا موسم دیر تک رہتا ہے۔ اس کی توضیح ایک امریکن عالم نے اس طرح پر کی ہے کہ کوئلہ جلانے سے ہوا خراب ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے کاربن ڈیوکسائڈ بڑھتی ہے۔ ہر سال ایک ارب ٹن کوئلہ صرف کیا جاتا ہے۔ اس میں ۸۰ فی صدی کاربن ہوتی ہے۔ اگر اسی حساب سے کوئلہ جلتا اور کاربن کرہ ہوائی میں ملتی رہی تو ۴۸ سال میں اس کی مقدار دو چند ہو جائیگی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس دنیا میں گرمی پہلے سے بہت ہی زیادہ ہو جائیگی منطقہ شمالیہ میں ٹمپریچر ۹ یا ۹ درجے چڑھ جاویگا۔ اس اندازہ کے مطابق سولہ سو بیس سال کے بعد کرہ ہوا میں کاربن آج کی سہ چند بڑھ جائیگی۔ ناروے کا عالم آرمینوس لکھتا ہے کہ اب کاربن (۵ر۲×۳) کے حساب سے پیدا ہو رہی ہے دوسرا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام کرہ ارض پر روئیدگی کی بڑی کثرت ہو جائے گی۔ اور اس سے نہایت اہم نتائج پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

جب عالم مذکور نے اپنی کتاب لکھی تھی۔ اس کے بعد سے کوئلہ کا خرچ سالانہ چار ارب ٹن ہو گیا ہے۔ جس کی اس کی رائے کو بہت تقویت پہونچتی ہے۔ (سنید)

گونگوں بہروں کی تعلیم کا سکول

الہ آباد میں گونگوں اور بہروں کا سکول جاری کیا گیا ہے۔ تعلیم دینے والے معلم بڑے واقف اور ماہر ہیں۔ گورنر صاحب بہادر نے سکول کا عمدہ انتظام دیکھکر اپنی جیب خاص سے پانچسو روپیہ عطا فرمایا۔ اس قسم کا ایک سکول کلکتہ میں بھی جاری ہے۔ ہندوستان کے لاکھوں گونگوں بہروں کے لئے دو سکول بالکل ناکافی ہیں دیگر مرکزی مقامات میں بھی سکول کھلنے چاہئیں۔

(راجپوت گزٹ)

دیگر کتب

حل مشکلات — پروفیسر جیمس آر صاحب حصہ اول ۶ر +

تحقیق بائبل — مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب - ۴ر +

طالبان حق — کینن فیر صاحب ڈی - ڈی - ۹ر +

سوال و جواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲ پائی
رومن اردو	″	۶ پائی
گورمکھی	″	۶ پائی
بچوں کی پرورش	″	ار
تواریخ بائبل	″	عہ
حیات مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سبد غزلیں اردو	″	ار
گورمکھی	″	ار

۱- اسلام میں مسیح	ار	۴- وشنو کے دس اوتار	۲ر
۲- ینابیع القرآن	۳ر	۵- آواگون یا آئندہ زندگی	ار
۳- بائبل یا قرآن	۱۰ر	۶- تناسخ کا کھنڈن	۲ر

۷- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱- رامپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲- تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر ۶ر

۳- دولت لازوال اردو ۳ر - ۵ر - ۸ر

رومن اردو ۸ر +

۴- عزت بے مثال اردو ۳ر - ۵ر - ۸ر

رومن اردو ۸ر +

۵- اصلاح اخلاق ۴ر +

۶- ہند کی افلاس کا انسداد ار +

۷- شادی کی بابت خیالات ار +

۸- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۹- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰- رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۵۵ء میں چھپی تھی - پادری - ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے - تیار کی تھی - یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی - اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں - یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہو - بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو - قیمت فی جلد عہ +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی بنیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پہ چھپتا ہے - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے - قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی - نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری ڈی - ڈی - آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل بہت تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگا دو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہوجاتے ہیں بلکہ ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ لوگوں کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماٹڈوی نمبر ۳ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق سفید اور نفیس لادیاں مارسلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلوری نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۸ ہم کسٹم ہاوس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی تر بہ معمول نہاتے دہاتے کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہہ گولیاں کل ہر یتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر بیمار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھہ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لنظ میں پیدا ہوجاتا ہے یہہ دوا لنظ میں سکو پانی کر دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے ٹیس چبک ٹیک رگوں میں لہر میں کرکنی سے جوکچھ ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہوجاتا ہے قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھہ آنہ۔ محصول ڈاک ایک سے چھہ ڈبیہ تک ۵ر آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جگہ جگہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گوتم راؤ کیشو او شدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائز ڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہترین دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہے کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہو تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بمقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا بالوں داشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سو داغ ہوجانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرآنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھہ سر اور ہاتھہ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چھڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہے قیمت فی شیشی ۱ہ محصول ڈاک ۶ر +

ملنے کا پتہ۔ گوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکردوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا